ناتوانی اور کمزوری کی وجہ سے تھی جب طاقت آئی تو انتقام لینا شروع کیا۔ رحم و کرم اور عفو و درگذر سب ختم!

۸۔ حُبِّ شہرت کا فتنہ کوئی دینی یا علمی یا سیاسی کام کیا جائے، آرزو یہی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ داد ملے اور تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوں۔ درحقیقت اخلاص کی کمی یا فقدان سے اور خودنمائی و ریاکاری کی خواہش سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ صحیح کام کرنے والوں میں یہ مرض پیدا ہو گیا۔ اور درحقیقت یہ شرک خفی ہے۔ حق تعالیٰ کے دربار میں کسی دینی یا علمی خدمت کا وزن اخلاص سے ہی بڑھتا ہے اور یہی تمام اعمال میں قبول عنداللہ کا معیار ہے۔ اخبارات، جلسے، جلوس وغیرہ زیادہ تر اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں

۹۔ خطابت یا تقریر کا فتنہ یہ فتنہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ لن ترانیاں انتہا درجہ میں ہوں۔ عملی کام صفر کے درجہ میں ہو۔ قوالی کا شوق دامن گیر ہے۔ عمل و کردار سے زیادہ واسطہ نہیں۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ	کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے بڑی
مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا	بیزاری کی بات ہے اللہ کے یہاں کہ کہو وہ
تَفْعَلُوْنَ	چیز جو نہ کرو (ترجمہ شیخ الہندؒ)

خطیب اس انداز سے تقریر کرتا ہے گویا تمام جہاں کا درد اس کے دل میں ہے لیکن جب عملی زندگی سے نسبت کی جائے تو درجہ صفر ہوتا ہے۔

۱۰۔ دعایۃ یعنی پروپیگنڈہ کا فتنہ جو جماعتیں وجود میں آئی ہیں خصوصاً سیاسی جماعتیں ان میں غلط پروپیگنڈہ اور واقعات کے خلاف جوڑ توڑ کی وبا اتنی پھیل گئی ہے۔ جس میں نہ دین ہے اور نہ اخلاق۔ نہ عقل ہے نہ انصاف۔ محض یورپ کی دین باختہ تہذیب کی نقالی ہے۔ اخبارات، اشتہارات، ریڈیو، ٹیلیویژن تمام اس کے مظاہر ہیں۔

۱۱۔ مجلس سازی کا فتنہ چند اشخاص کسی بات پر متفق ہو گئے یا کسی جماعت سے اختلاف رائے ہو گیا۔ فوراً ایک نئی جماعت تشکیل ہو گئی۔ طویل و عریض اغراض و مقاصد بتائے جاتے ہیں۔ پروپیگنڈہ کے لئے فوراً اخبار نکالا جاتا ہے۔ بیانات چھپتے ہیں کہ اسلام اور ملک بس ہماری جماعت کے دم قدم سے باقی رہ سکتا ہے۔

نہایت دلکش عنوانات اور جاذب نظر الفاظ و کلمات سے قرار دادیں اور تجویزیں چھپتی

لگتی ہیں۔ امت میں تفرق وانتشار اور گروہ بندی کی آفت اسی راستے سے آتی ہے ۔

۱۲۔ **عصبیت جاہلیت کا فتنہ** اپنی پارٹی کی ہر بات خواہ وہ کیسی ہی غلط ہو۔ اس کی حمایت وتائید کی جاتی ہے اور مخالف کی ہر بات پر تنقید کرنا سب سے اہم فرض سمجھا جاتا ہے ۔ مدعی اسلام جماعتوں کے اخبار ورسائل تصویریں، کارٹون، سنیما کے اشتہار، سود اور قمار کے اشتہار اور گندے مضامین شائع کرتے ہیں۔ مگر چونکہ "اپنی جماعت" کے حامی ہیں ۔ اس لئے جاہلی تعصب کی بنا پر ان سب کو بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے ۔ الغرض جو اپنا حامی ہو وہ تمام بدکاریوں کے باوجود پکا مسلمان ہے اور جو اپنا مخالف ہو، اس کی نماز روزہ کا بھی مذاق اڑایا جاتا ہے ۔

۱۳۔ **حب مال کا فتنہ** حدیث میں تو آیا ہے کہ "حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ" دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے ۔ حقیقت میں تمام فتنوں کا قدر مشترک حب جاہ یا حب مال ہے ۔ بہت سے حضرات "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً" کو دنیا کی جستجو اور محبت کے لئے دلیل بناتے ہیں ۔ حالانکہ بات واضح ہے کہ ایک ہے دنیا سے تعلق اور ضروریات کا حصول ۔ اس سے انکار نہیں نیز ایک ہے طبعی محبت جو مال اور آسائش سے ہوتی ہے ۔ اس سے بھی انکار نہیں نیز مقصد تو یہ ہے کہ حب دنیا یا حب مال کا اتنا غلبہ نہ ہو کہ شریعت محمدیہ اور دین اسلام کے تمام تقاضے ختم یا مغلوب ہو جائیں ۔ اقتصاد و اعتدال کی ضرورت ہے ۔ عوام سے شکایت کیا کی جائے ۔ آج کل عوام سے یہ فتنہ گزر کر خواص کے قلوب میں بھی آرہا ہے ۔ الا ماشاء اللہ اس فتنے کی تفصیلات کے لئے ایک طویل مقالے کی ضرورت ہے ۔ حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔ ہم ان مختصر اشاروں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ایک دعا پر ختم کرتے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً فِيْمَا تُحِبُّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے اشاعت کی جاتی ہیں ۔ انکا احترام آپ پر فرض ہے ۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں انکو صحیح اسلامی طریقے کیمطابق بےحرمتی سے محفوظ رکھیں ۔

مکتوب مرغوب

از افتخار فریدی ۔ مراد آباد بھارت

حضرت امیرِ شریعت مجاہدِ اعظم سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

چند باتیں ــــ اور ــــ یادیں

ہمارے محسن جناب افتخار فریدی مراد آبادی نے حضرت امیر شریعت السید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ سے متعلق "حکمت قرآن" میں شائع شدہ مضمون پڑھ کر اپنے ۲ جنوری ۸۶ء کے گرامی نامہ میں بڑی ہی خوشی کا اظہار فرمایا اور شاہ جی سے متعلق درج ذیل تحریر بھیجی جو بعینہ انہی کے الفاظ محبت و شوق میں ہدیۂ خدمت ہے ــــــــ (ادارہ)

•

دوسری جنگ عظیم کے دوران سر سکندر حیات خاں وزیر اعلیٰ پنجاب نے فوجی بغاوت کی دفعات لگا کر گرفتار کرایا۔ سی آئی ڈی رپورٹر اور ملازم کو حق تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ اس نے اپنی تحریر کردہ رپورٹ کو جعلی بنائی ہوئی ہونے کا بیان انگریز جج کے سامنے دے دیا جس کے سبب جج کو بری کرنا پڑا۔ ایک سال تقریباً ہتھکڑی اور بیڑیوں میں رہ کر جس وقت شاہ صاحب بری ہو رہے تھے اس وقت سرکاری وکیل جو قادیانی مذہب کا تھا اس نے کہا کہ عطاء اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کو برا بھلا کہتے ہیں۔ ان پر دفعہ ۲۹۵ الف (توہین کرنے والی) لگتی ہے۔

شاہ صاحب نے اس وقت کا حال بیان فرمایا کہ رہائی سے ایک راحت محسوس کر رہا تھا اور دوبارہ قید ہو جانے سے گرانی محسوس کر رہا تھا۔ اس وقت یہ بات دل میں آئی کہ کہہ دوں کہ میں مرزا کو برا بھلا نہیں کہتا۔ اس وقت جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو ایک بڑا مجمع کھڑا ہوا تھا۔ اس وقت مجھے ایک جھرجھری آئی اور میں نے ... کہ اگر اس وقت کہنے سے انکار کرتا ہوں تو یہ قانون بنے گا۔ میں نے جج سے کہا کہ میں مرزا کو برا بھلا کہتا رہا ہوں اور کہتا رہوں گا۔ آئندہ بھی مرزا کو برا بھلا کہنا میرا مذہب ہے۔ جس وقت شاہ صاحب نے یہ فرمایا تو فوراً جج نے فیصلہ کر دیا کہ کسی کے مذہب میں ہم دخل نہیں دے سکتے اور شاہ صاحب کو فوراً بری کر دیا گیا